بسم اللہ الرحمن الرحیم

پنشن حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بولنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ایک خاتون کی عمر تقریباً 45 سال ہے، اس کی پہلی شادی ہوئی تھی، جس کی طلاق 2007 میں ہوگئی، اس کے بعد اس نے 2021 میں دوسری شادی کی، لیکن 2022 میں اس کی بھی طلاق ہوگئی، بعدازاں اس نے اپنے پہلے شوہر سے دوبارہ شرعی طور پر نکاح کرلیا، البتہ! ابھی تک قانونی (سرکاری) طور پر نکاح رجسٹر نہیں کروایا، اب اس خاتون کی والدہ، جو ریلوے سے اپنے مرحوم شوہر کی پنشن وصول کررہی تھیں، ان کا بھی انتقال ہوچکا ہے، یہ خاتون اپنی والدہ کی زندگی میں ان کی خدمت کرتی رہی، اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے، ایک بھائی فوت ہوچکا ہے، اور دوسرا بھائی اپنی الگ فیملی میں مصروف ہے۔، اس خاتون کے اپنے شوہر کے ساتھ بھی تعلقات اچھے نہیں ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا اسلامی شریعت کی رو سے یہ خاتون ریلوے کے متعلقہ ادارے میں یہ کہہ سکتی ہے کہ: "میں طلاق یافتہ ہوں" تاکہ والدہ کی پنشن اس کے نام منتقل ہوجائے، جبکہ حقیقت میں اس نے اپنے پہلے شوہر سے دوبارہ شرعی نکاح کررکھا ہے؟ مزید یہ بھی رہنمائی فرمائیں کہ کیا اسلامی اعتبار سے یہ خاتون اس پینشن کی حق دار ہے یا نہیں؟ اگر متعلقہ ادارے کے قواعد کے مطابق وہ اہل نہیں ہے، تو کیا ایسی صورت میں غلط معلومات دے کر پینشن حاصل کرنا جائز ہوگا؟

جواب

متعلقہ ادارے کے قوانین کے مطابق جب شادہ شدہ عورت، پینشن کی حق دار نہیں ہوتی، تو اب سوال میں مذکور شادی شدہ خاتون بھی پینشن کی حق دار نہیں ہے، اگرچہ وہ مجبور ہی ہو، لہذا پوچھی گئی صورت میں مذکورہ شادی شدہ خاتون کا پینشن حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو طلاق یافتہ بتانا، جھوٹ اور دھوکہ میں داخل ہے، جو کہ جائز نہیں، اور اس طرح اس کا پینشن لینا بھی جائز نہیں ہے۔

قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں کے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور ان کے لیے ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے۔ (پارہ 01، سورۃ البقرہ، آیت 10)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا حرام ہے اور اس پر دردناک عذاب کی وعید ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس سے بچنے کی خوب کوشش کرے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 01، صفحہ 82، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

المعجم الاوسط للطبرانی میں ہے "إن العبد ليكذب حتى يكتب عند اللہ كذابا، ويصدق حتى يكتب عند اللہ صديقا" ترجمہ: بیشک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق (بہت بڑا سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 2، صفحہ 327، رقم الحدیث 2122، دارالحرمین، قاہرہ)

دھوکے کے بارے میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ﴿یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَﭤ﴾ ترجمہ کنزالایمان : فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔ (پارہ 01، سورۃ البقرۃ، آیت 09)

صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد، مسند الحمیدی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، المعجم الاوسط، المعجم الکبیر لطبرانی، السنن الکبری للبیہقی وغیرہ کتب حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، (واللفظ للمسلم): "لیس منا من غشنا" وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکہ دے۔ (صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 70، مطبوعہ: کراچی)

فیض القدیر میں ہے "والغش ستر حال الشیٔ" ترجمہ: دھوکے سے مراد کسی شی کا اصل حال چھپانا ہے۔ (فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 240، مطبوعہ: بیروت)

المبسوط للسرخسی میں ہے "الغدر حرام" ترجمہ: دھوکہ دینا حرام ہے۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 10، صفحہ 96، مطبوعہ: بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "غَدَر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔" (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5269

تاریخ اجراء: 26 صفر المظفر 1448ھ/10 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net